VI Semester ⟺ Urdu Honours ①

Zubair Sir

Sharfi Khatoon ⟷ Rollno - 695

س ا:- خود نوشت کی تعریف کرتے ہوئے اس کی روایت اور اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالئے؟

ج :- سوانح عمری کی طرح خود نوشت بھی بیانیہ نثر کی ایک اہم نثر کی ایک صنف ہے۔ اسے آپ بیتی بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں کسی دوسرے کی زندگی کے واقعات کی ترتیب نہیں دیا جاتا بلکہ مصنف خود اپنی زندگی کے واقعات دیتا ہے۔ وہ اپنے آپ پر بیتے ہوئے واقعات ~~کو ترتیب~~ اپنی داخلی جزبات اور اپنی ذات سے متعلق کیفیات ~~کا شمار جدید نثر میں~~ کا بیان تخلیقی رہنمائی سے کرتا ہے۔ خود نوشت کا شمار بھی جدید نثر میں ہوتا ہے۔ لیکن غور سے دیکھا جائے تو اس کی روایت قدیم تذکروں میں بھی مل جاتی ہے۔ تاہم انہیں خود نوشت کا نام نہیں دیا جا سکتا کیونکہ ان میں زندگی کی وہ تفصیلات موجود نہیں ہوتی جن کا فن تقاضہ

(2) کرتا ہے۔ ۱۹ ویں صدی کے آخری دہائیوں اور ۲۰ ویں صدی کے ابتدا میں خود نوشت کا بطور فن نشو نما ہو۔ فنی نقطہ نظر سے ۲۰ ویں صدی کی تحریر کردہ آپ بیتیاں مغربی آٹو بائیوگرافی (Autobiography) سے زیادہ متاثر نظر آتی ہے۔

خود نوشت نگار اپنے شب روز مہینہ سال سے باخوبی واقف ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے مطلق متعلق بلا جھجک لکھ سکتا ہے۔ اس کے مقابلے سوانح نگار کو دوسرے شخص اور اس کی زندگی، ماحول اور عہد کے بارے میں تلاش اور جستجو کرنی پڑتی ہے اور اس میں بے باکی اور بے پرواہی سے سوانح نگار اور خود نوشت نگار کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ غرض خود نوشت نگار کے لئے سچائی بہت ضروری ہے اسے اپنی خوبیاں بیان کرتے وقت اپنی خامیوں کی طرف بھی اشارے کرنے چاہئے۔ خود نوشت نگار کو یہ امید کی جاتی ہے کہ سچائی اور دیانت داری سے اپنے بارے میں لکھے فن سوانح نگاری بامقابلہ خود نوشت نگاری آسان ہے۔ کیونکہ سوانح نگار کا کام یہی ہوتا ہے کہ کسی بھی شخصیت کی پیدائش سے لے کر موت تک کے حالات و واقعات جمع کرکے اس کی ترتیب بالحاظ تعریف اور فن کر لکھتا چلا جائے۔ لیکن خود نوشت نگار کو یہ مشکل ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذات اور اپنے واقعات کی تشریف کس طرح پیش کرلے تاکہ

تصورات قائم ہو سکے ۱۹ ویں صدی کے ابتدا میں آپ بیتاں محض جذبات نگاری کا مرقع نظر آتی ہے۔ خود نوشت کے فنی ارتقا میں کافی مدد اسی آپ بیتاں سے ملتی ہے۔ اس کے علاوہ مغربی خود نوشتوں کے علاوہ مطالعہ میں بھی اردو کی خود نوشتوں کو بہت نفع پہنچایا۔

اردو زبان و ادب میں خود نوشت کی اہمیت بہت اہم ہے۔ کیونکہ خود نوشت کے ذریعے ہم کسی شخص کے ذاتی حالات، واقعات اور کیفیات کو جان لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے عہد اور ماحول کے تعلق سے بھی حقیقی باتیں معلوم ہو جاتی ہے۔ اولین خود نوشت میں روزنامچہ، سفرنامے، تذکرہ اور خاکے بھی شامل تھے۔ اس کی اچھی مثال بابر کی کتاب آپ بیتی، تزک بابری جو تاریخ کی بہترین مثال ہے۔ گرچہ اس آپ بیتی میں بابر کی زندگی کے تمام واقعات اور حالات سال در سال بیان ہوئے ہیں۔ بابر کا خاندان اور اس کی ذاتی باتوں کی بھی آگاہی ہوتی ہے۔ جس سے اس کے علم فرودی، مادری زبان اور رسم و رواج کا پتہ چلتا ہے۔

مختصر یہ کہ خود نوشت کی اہمیت اس وجہ کر دی ہے کہ اسے دستاویز کا درجہ حاصل ہے۔ جس کا مثال تزک بابری کے علاوہ تزک جہانگیری، فتوحات فیروز شاہی جیسی آپ بیتیاں بتایا یا خود نوشت لائق توجہ ہے۔ لہذا اس کی اہمیت اور ان کے کارناموں کو دیکھتے ہوئے ادب میں ان کو صنفی حیثیت کا درجہ حاصل ہے۔

اختر الایمان

* اختر الایمان کی پیدائش 12 نومبر 1915ء کو نجیب آباد ضلع بجنور میں ہوئی۔

* اختر الایمان کے والد کا نام حافظ محمد فتح محمد تھا۔

* اختر الایمان کا بچپن کا ایک بڑا حصہ یتیم خانہ مؤید الاسلام میں گزرا۔

* اختر الایمان کے دو خاص ہم عصر کے نام فیض احمد فیض اور ساحر لدھیانوی ہے۔

* اختر الایمان کے چند نظموں کے نام میں "ایک لڑکا" "کوزہ گر" "بنت لمحات" "یادیں" "تفاوت" ہے۔

* اختر الایمان کو ساہتیہ اکادمی ایوارڈ کے ساتھ ساتھ "اقبال سمان" سے بھی سرفراز کیا گیا۔

* اختر الایمان کی خود نوشت سوانح عمری (آب بیتی) "اس آباد خرابے میں" کے نام سے شائع ہوا۔

* اختر الایمان کی موت 9 مارچ 1996ء کو ممبئی میں ہوئی۔

* اختر الایمان کا مجموعہ "یادیں" میں کو ساہتیہ اکادمی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ 1962 کو

★ اختر الایمان کے کل سات شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

★ اختر الایمان کا رسالہ اینا ہے۔

★ بنت لمحات کی اشاعت 1965ء کو عمل میں آئی۔

★ اختر الایمان کی آزاد نظموں میں "ایک احساس" "گناہگار" "قبر" "لوگواہے" ہے۔

★ اختر الایمان کی نظم معریٰ میں "نیا آہنگ" "ایک لڑکا" ہے

★ اختر الایمان کی خود نوشت سوانح حیات "اس آباد خرابے میں" کل پندرہ ابواب پر مشتمل ہے۔

★ اختر الایمان کی والدہ کا نام سلطنم بیگم ہے۔

(۵)

۱) اختر الایمان کی حالاتِ زندگی:۔

جواب:۔ اردو نظم نگاری کی دنیا میں مشہور و معروف شاعروں میں ایک نام اختر الایمان کا شمار کیا جاتا ہے۔ جو جدید منفرد لب و لہجہ کے مالک ہے۔ اس عظیم شاعر کی پیدائش ۱۲ نومبر ۱۹۱۵ء کو نجیب آباد ضلع بجنور میں ہوئی۔ ان کے والد حافظ فتح محمد کی مالی حالت بہت خراب تھی۔ اس وجہ کر اختر الایمان کی زندگی میں غربت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔ اور وہ غربت کے ہاتھوں مجبور ہو کر دہلی کے ایک یتیم خانہ موید الاسلام میں داخلہ لینا پڑا۔ ایک مدت تک کسمپرسی کی زندگی گزارتے رہے۔ یہ دوران کی زندگی کا دردناک دور تھا۔ بہرحال یتیم خانہ کی زندگی کا خاتمہ ہوا اور انہوں نے فتحپور مسلم ہائی اسکول میں داخلہ لیا۔ اسکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے اینگلو عربک کالج میں داخلہ لیا۔ کالج سے انٹر کرنے کے بعد میرٹھ جا کر انشا کی ادارت بھی کی اور پھر جا کر میرٹھ کالج میں داخلہ لے کر تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

اگرچہ اختر الایمان کی فلمی زندگی ختم ہونے کے بعد زندگی گزارنے کے لئے وہ سب سے پہلے۔ آل انڈیا ریڈیو سے وابستہ ہو۔ اور ویں ایم اے کرنے کے لیے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں داخلہ لیا۔ اور کسی وجہ کر اسے مکمل نہ کر سکے۔ آخرکار ممبئی چلے گئے۔ وہاں جانے کے بعد انہوں نے فلم سے رشتہ جوڑا۔ اور وہاں "وقت" "ہمراز" "داغ" "وغیرہ جیسی مشہور فلموں کے مکالمے لکھے۔ لیکن انہوں نے اپنی شاعری کو فلمی دنیا سے بالکل الگ رکھا۔

اختر الایمان اردو فلم کے ایک ممتاز شاعر ہیں۔ اور وہ کلاسیکی شاعری کا لب ولہجہ رکھتے ہوئے نئی اور ادبی کا بھی خیال رکھا۔ وہ رومانی اور ہلکی پھلکی شاعری سے ہمیشہ بچتے رہے۔ ان کی شاعری میں وقت کا ناگزیر ہونا، خواب اور حقیقت کا تصادم اور انسانی رشتوں کی دھوپ چھاؤں ان کے پسندیدہ موضوعات ہیں۔ اگرچہ اختر الایمان کے سات مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ ان کا آخری مجموعہ "زمین زمین" 1990ء میں شائع ہوا۔

(18)

ادران کا مشہور مجموعہ جسکا نام "یادیں" جس
پر انھیں البنیں ساہتیہ اکاڈمی ایوارڈ دیا گیا۔
بہرحال یہ البیلا شاعر ممتاز مستی 9 مارچ 1996ء
کو اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔